مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک مرد کا کسی عورت سے محبت کے نام سے یا جیسے بھی ناجائز رشتہ ہے۔۔ جس کیساتھ اس کا یہ رشتہ ہے، وہ شادی شدہ ہے۔اب وہ تعلق اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ لڑکی نے یوں کہا کہ میں چاہتی ہوں، کہ تمہارا نطفہ بھی میرے رحم میں ٹھہرے اور نام میرے شوہر کا ہو گا۔

مفتی صاحب موصوف اس امر کو ناجائز اور حرام سمجھتا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس تعلق کے نتیجے میں جو بچہ پیدا ہو گا۔ کیا اس کا نسب اس کے باپ یعنی جو اس کا شوہر ہے، اس سے ثابت ہو گا۔۔ براہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں تحریری جواب مرحمت فرمائیں۔

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
فیروز پور روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم مجھے زنا کرنے کی اجازت دے دیجئے، لوگ اس کی طرف متوجہ ہو کر اسے ڈانٹنے لگے اور اسے پیچھے ہٹانے لگے، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا میرے قریب آجاؤ، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب جا کر بیٹھ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کیا تم اپنی والدہ کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی ماں کے لیے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بیٹی کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بیٹی کے لیے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی بہن کے حق میں بدکاری کو پسند کرو گے؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی

نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی بہن کے لے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی پھوپھی کے حق میں بدکاری کو پسند کروگے؟

اس نے کہا اللہ کی قسم! کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ بھی اسے اپنی پھوپھی کے لیے پسند نہیں کرتے، پھر پوچھا کیا تم اپنی خالہ کے حق میں بدکاری کو پسند کروگے؟

اس نے کہا کہ اللہ کی قسم کبھی نہیں، میں آپ پر قربان جاؤں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ بھی اسے اپنی خالہ کے لیے پسند نہیں کرتے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور دعاء کی کہ اے اللہ! اس کے گناہ معاف فرما، اس کے دل کو پاک فرما اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما، راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد اس نوجوان نے کبھی کسی کی طرف توجہ بھی نہیں کی۔(مسند احمد:۲۲۵۹/۹)

کیا سوال میں مذکور شخص جو منکوحہ غیر سے ناجائز دوستی اور تعلقات رکھتا ہے، وہ بھی یہ پسند کرے گا کہ اس کی ماں، بہن، بیوی، بیٹی وغیرہ سے کوئی غیر مرد دوستی کرے، پھر ان کو حاملہ کرے۔

"زنا" کبیرہ گناہوں میں سے سخت ترین گناہ ہے، "زنا" کی شرعی سزا (حد) مقرر ہے، اگر کوئی شخص اس فعلِ شنیع کا ارتکاب کرے اور شرائط کے مطابق چار گواہوں کے ذریعہ، یا چار مرتبہ قاضی کی مجلس میں اقرار کے ذریعہ (جس کی تفصیل کتبِ فقہ میں موجود ہے) اس کا ثبوت ہو جائے تو شریعتِ محمدیہ میں ایسے فرد پر "حدِ زنا" کا نافذ کرنا لازم ہے۔ زنا کی شرعی سزا یہ ہے کہ اگر بالغ شادی شدہ مرد یا عورت زنا کرے تو اس کو سنگسار کیا جائے اور اگر غیر شادی شدہ اس حرکت کا مرتکب ہو، تو اس کو سو کوڑے مارے جائیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ سزاؤں (اور تعزیرات) کے نفاذ کا اختیار اسلامی حکومت اور عدلیہ کو ہے، ہر فرد کو سزاؤں کے نفاذ کا اختیار شریعت نے نہیں دیا، جو مرد وعورت کھلم کھلا زناکاری میں ملوث ہوں (والعیاذ باللہ) تو مسلمانوں پر لازم ہے کہ زجراً و توبیخاً ایسے بدکردار مرد وعورت سے تعلقات، سلام کلام، میل جول وغیرہ ترک کردیں اور جب تک وہ توبہ نہ کرے اور اس کی توبہ کا خلوص قرائن سے معلوم نہ ہو جائے، اس وقت تک اس سے ترکِ تعلقات قائم رکھیں۔

الجامعة الأشرفية
دار الافتاء
فیروز پور روڈ لاہور

لہٰذا صورتِ مسئولہ میں شادی شدہ عورت کا اگر زنا سے بچہ پیدا ہو گیا، تو اس کا نسب زانی سے ثابت نہیں ہو گا، بلکہ بچہ کا نسب شوہر سے ثابت ہو گا اور وہ اس کا بچہ شمار ہو گا اور اس کا نان ونفقہ بھی اس کے ذمہ لازم ہو گا۔

١. بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (٢/٣٣١):
"و منها ثبوت النســب، وإن كان ذلك حكم الدخول حقيقة لكن ســببه الظاهر هو النكاح لكون الدخول أمرا باطنا، فيقام النكاح مقامه في إثبات النسب، ولهذا قال النبي: صلى الله عليه وسلم: «الولد للفراش، وللعاهر الحجر».
وكذا لو تزوج المشرقي بمغربية، فجاءت بولد يثبت النسب، وإن لم يوجد الدخول حقيقة لوجود سببه، وهو النكاح."
٢. كما في الفتاوى الشاميه :
" فيشترط الإمام لاستيفاء الحدود". (٦/٥٤٩)
٣. كما في بدائع الصنائع :
"ألا ترى أن الإمام يملك أمورا لا تملكها الرعية وهي إقامة الحدود". (٢/٣٧٩)
٤. كما في الفتاوى الهندية :
"(الحد)وركنه : إقامة الإمام أو نائبه في الإقامة". (١٥/٥٧) والله تعالٰى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۸/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

15/اکتوبر/2022ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

15-10-2022

۱۸ ربیع الاول